نصابِ تعلیم میں عقیدۂ ختم نبوت کی ضرورت

ڈاکٹر محمد عمر فاروق

پاکستان ایک نظریاتی اسلامی مملکت ہے۔ جس کے دستور کی بنیاد قرآن وسنت کے اساسی اصولوں پر اُستوار کی گئی ہے۔ بدقسمتی سے گزشتہ ساٹھ برس سے ہمارا ملک اُن لوگوں کے تسلط و قبضہ میں چلا آ رہا ہے جو عملاً اسلام اور اُس کے اصول وعقائد سے لاتعلق رہے ہیں۔ جس کا نتیجہ یہ ہے کہ پاکستان میں اب تک اسلام کو حاکمیتِ اعلیٰ حاصل نہیں ہو سکی۔ اگر تحریک پاکستان کے دوران اسلام کے نفاذ کے لیے کیے گئے وعدوں کو عملی شکل دی جاتی تو آج وطنِ عزیز میں دینی اقدار کی رسوائی اور ملکی سلامتی کی نازک صورت حال یوں نہ ہوتی، جیسی کہ اب نظر آتی ہے جو کہ درحقیقت وبال ہے، ہماری اُن وعدہ خلافیوں کا! جو ہم خدا اور رسول کے احکامات کو پس پشت ڈال کر مسلسل ساٹھ برس سے کرتے چلے آ رہے ہیں۔

اگر پاکستان میں روزِ اوّل سے اسلام کا راج ہوتا تو کسی بھی اسلام دشمن فتنہ کو ملک میں پھیلنے کے مواقع قطعاً میسر نہ آتے۔ لادینیت، یوبی دور میں عائلی قوانین کا مسئلہ، دشمنانِ صحابہؓ اور منکرین حدیث کی سرگرمیوں کا فروغ اور قادیانی ارتداد کا بلا روک ٹوک پھیلاؤ، ہماری قوم کے بہترین دماغوں کو اپنی لپیٹ میں نہ لے سکتا۔ جس تیز رفتاری سے یہ فتنے ملک کے اکناف واطراف میں پنے قدم مضبوطی سے جما چکنے کے بعد اَب ہماری نوجوان نسل کو نوالہء تر سمجھ کر اَپنے آہنی جبڑوں میں اُچک لینے کے درپے ہیں، اگر اُن کے سدباب کے لیے بروقت عملی اقدامات بروئے کار لانے سے اب بھی روایتی غفلت شعاری سے کام لیا گیا تو پھر برے وقت اور اُس کے رُوح شکن بد اثرات کو ٹالنا کس کے بس میں ہوگا!

قادیانیت اِس عہد کا سب سے بڑا فتنہ ہے۔ جسے برطانوی سامراج نے متحدہ ہندوستان میں اپنی ضرورت کے لیے پیدا کیا۔ یہی وہ فتنہء خبیثہ ہے کہ جس نے اُمت مسلمہ کو پارہ پارہ کرنے کے لیے ختم نبوت کے منصبِ جلیلہ پر ڈاکہ ڈالا۔ مسیلمہء کذاب کے جانشین، مسیلمہء پنجاب آنجہانی مرزا غلام احمد قادیانی نے انگریز کی منشا وخواہش اور اُس کی سرپرستی میں اپنی ’’نبوت‘‘ کا اعلان کر کے ایک مستقل فتنہ کی بنیاد رکھی۔ جس پر بابائے صحافت مولانا ظفر علی خانؒ نے کہا تھا کہ:

مسیلمہ کے جانشیں، گرہ کٹوں سے کم نہیں
کتر کے جیب لے گئے، پیمبری کے نام پر

پاکستان بننے سے پہلے مرزا غلام احمد اور قادیانیت کی سرکوبی کے لیے حضرت شاہ محمد لدھیانویؒ سے لے کر مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ تک اور علامہ انور شاہ کاشمیریؒ سے لے کر سیّد عطاء اللہ شاہ بخاریؒ تک تمام اکابر نے تاریخی جدوجہد فرمائی۔ پاکستان بنا تو برطانیہ کی دائمی دستگیری اور مسلسل پشت پناہی سے قادیانیوں کو پاکستان میں اہم سرکاری عہدوں، حتیٰ کہ ملک کی پہلی حکومت میں سر ظفر اللہ قادیانی کی صورت میں وزارت خارجہ تک رسائی ہوگئی اور اِس طرح اسلام اور پاکستان کا وجود معرضِ خطر میں پڑ گیا۔ حالات اِس نہج تک جا پہنچے کہ قادیانی ملک کے سیاہ وسفید کے مالک بن بیٹھے اور مسلمانوں کو ۱۹۵۳ء میں تحریکِ مقدس تحفظ ختم نبوت چلانی پڑی۔ جس کے دوران دس ہزار سے زائد سرفروشانِ رسول نے اپنی جانوں کو ختم نبوت کے تحفظ کی خاطر نچھاور کر کے عزیمت کی لازوال مثال قائم کی۔ اُن کا پاک خون رنگ لایا اور ۱۹۷۴ء میں پاکستان کی قومی اسمبلی نے متفقہ طور پر قادیانیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دے دیا۔ جس سے قادیانی اپنے منطقی انجام کو پہنچ گئے، لیکن انھوں نے پینترا بدلا اور اس قومی فیصلہ اور اپنی متعینہ دستوری حیثیت کو تسلیم کرنے سے انکار کر کے اسلامی شعائر کو بے دھڑک استعمال کرتے رہے اور مسلمانوں میں گھل مل کر اِرتدادی حیلوں اور دجل وتلبیس کو کام میں لانے لگے۔ تآنکہ ۱۹۸۴ء میں اُن پر اِسلامی شعائر کے استعمال کرنے پر قانوناً پابندی عائد کر دی گئی۔

قادیانیوں کے پارلیمانی فیصلہ کو قبول نہ کرنے کا نتیجہ یہ برآمد ہوا ہے کہ قادیانی اب بھیس بدل کر خود کو مسلمان ظاہر کرتے ہیں اور اہلِ اسلام کی متاعِ عزیز یعنی اُن کے ایمان پر حملہ زن ہو جاتے ہیں۔ مسلمانوں کی نوجوان نسل جسے ہمارے بے لگام میڈیا اور حکمرانوں کے فراہم کردہ ماحول نے مذہب سے دُوری کی راہ دکھائی ہے اور جسے اپنے دین کے متعلق بھی پوری معلومات حاصل نہیں ہیں، اُس کے آسانی سے قادیانیوں کے مکروتزویر کے جال میں پھنس جانے کے شدید خطرات لاحق ہوگئے ہیں۔ ضرورت اِس امر کی ہے کہ عقیدۂ ختم نبوت کو کہ توحید کے بعد جس پر ہمارے دینِ اسلام کی پوری عمارت کھڑی ہے، دینی درس گاہوں اور سرکاری تعلیمی اداروں کے نصاب کا لازمی حصہ بنایا جائے۔ پہلی جماعت ہی سے عقیدۂ ختم نبوت کو بچوں کے ذہن نشین کرایا جانا ایک ناگزیر اَمر ہے۔ تاکہ جدید نسل اپنے بنیادی عقائد سے جڑی رہے اور قزاقانِ فرنگ قادیانی اُن کی فکر ونظر کے سرمایہ پر ہاتھ صاف نہ کر سکیں۔

یونیورسٹیوں میں ایم اے اسلامیات کی سطح پر تقابلِ ادیان کے نصابی حصہ میں قادیانی مذہب کے عقائد ونظریات کو دِیگر غیر مذاہب کے عقائد کے ساتھ شامل کرنا از حد ضروری ہے، تاکہ ایک تو قادیانیوں کی کفریہ مذہبی نوعیت وحیثیت واضح ہو اَور دُوسرا یہ کہ اُن کا مسلمانوں سے الگ ہونا ذہن نشین ہوتا رہے۔ اِسی کے ساتھ ہی ایم اے تاریخ اور سیاسیات میں بھی قادیانیوں کی تخلیق، اُن کی سیاسی تخریب کاریوں اور قومی سازشوں میں اُن کے مکروہ کردار کی مکمل تاریخ بھی شاملِ نصاب ہونی چاہیے۔ تاکہ مسلمان نوجوان نہ صرف قادیانیوں کے مذہبی عقائد سے روشناس ہوں، بلکہ وہ

قادیانیوں کے سیاسی مقاصد اور اُن کے درپردہ عزائم بھی جان سکیں، کیونکہ قادیانیت مذہب کے پردہ میں دراصل ایک سیاسی تحریک ہے۔

چونکہ عقیدۂ ختم نبوت تمام مسلم مکاتب فکر کے نزدیک ایمان کی بنیادی شرائط سے تعلق رکھتا ہے۔ لہٰذا تمام مکاتب فکر کے مسلمان اپنے تعلیمی اداروں کی نصاب سازی کے دوران عقیدۂ ختم نبوت کو اپنی اولین ترجیحات میں شامل کریں۔ تاکہ جب ایک نوجوان مدرسہ سے فارغ التحصیل ہو کر نکلے تو وہ عقیدۂ ختم نبوت کا نہ صرف بے باک مبلغ، بلکہ ایک ایسا مستند ماہر بھی ہو جو دلائل و براہین کے ہتھیاروں سے منکرین ختم نبوت کو لاجواب اور قائل کر دینے کی صلاحیت بھی رکھتا ہو۔ دوسری طرف سرکاری تعلیمی اداروں کے نصاب میں عقیدۂ ختم نبوت کے شامل کیے جانے سے طلبا ختم نبوت کے منصبِ جلیلہ کی عظمت سے آگاہ اور قادیانی شاطروں کی تحریف و تبدل کی چالوں اور اُن کے ارتداد سے آشنا ہو سکیں گے۔ اگر اِس اہم مسئلہ پر غفلت اور سستی کا مظاہرہ کیا گیا تو ہماری نسلیں قادیانیوں کی سازشوں سے بے موت ماری جائیں گی اور اِس جرم کی معافی ہمیں کہیں بھی نہ مل سکے گی۔

یاد رکھیے! اگر عقیدۂ ختم نبوت کا تحفظ ایمان کی بنیاد نہ ہوتا تو سیّدنا ابوبکر صدیقؓ سے لے کر آج تک اِس عقیدہ کی حفاظت کے لیے اِتنی تندہی و محنت اور دیوانہ وار سرفروشی و جاں نثاری کے جہادی عزم کے ساتھ مساعیٔ جمیلہ ہرگز نہ کی جاتیں اور ہزاروں مسلمان اپنے لہو سے ختم نبوت کے گلستان کو بہارِ جاوداں سے نہ مہکاتے۔ عقیدۂ ختم نبوت کی تبلیغ و اشاعت مؤثر اور منظّم انداز میں اُسی وقت کی جا سکتی ہے کہ جب مبلغ نے باقاعدہ اِسے تعلیمی اداروں میں اپنے نصاب کے تحت سبقاً سبقاً پڑھا ہو، کیونکہ نصابی تعلیم طلبا کے ذہنوں پر مستقل اور دُوررَس اثرات مرتسم کرتی ہے۔ نصابی تعلیم جب عقیدۂ ختم نبوت کے مضامین سے مزین ہوگی تو پھر کسی بھی فرد یا ادارہ کو مسلمانوں کی نظریاتی اساس پر ضرب لگانے کی جرأت نہ ہو سکے گی اور نہ ہی کوئی غلام احمد قادیانی جیسا کذاب ختم نبوت کے مقدس مقام کی جانب میلِ نظر سے دیکھنے کی ہمت کر سکے گا۔

علماءِ حق کا ترجمان
المیزان
ناشران و تاجرانِ کتب
دینی، تاریخی، سیاسی، ادبی اور اصلاحی کتابوں کا معیاری ادارہ
دینی مدارس کے طلباء کے لیے وفاق المدارس کا تمام نصاب سب سے زیادہ رعایتی قیمت پر
الکریم مارکیٹ اردو بازار لاہور 042-7122981-7212762